104777 ـ كيا مرد پر عدت واجب ہوتی ہے ؟

سوال

مرد پر عدت كب ہوگی اور اس ميں كيا حكمت ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مرد پر عدت نہيں بلكہ يہ تو صرف عورتوں كے ساتھ مخصوص ہے، چاہے طلاق كی ہو يا وفاۃ كی عدت يہ صرف عورت پر ہے، صرف اتنا ہے كہ مرد كو پانچويں عورت سے شادی كرنے سے اس وقت تك منع كيا جائيگا جب تك اس كی چوتھی بيوی كی عدت ختم نہيں ہو جاتی.

اور اسی طرح مرد كو بيوی كی عدت گزرنے تك اس كی بہن يا خالہ يا پھوپھی سے شادی كرنا منع ہے، ليكن اسے عدت كا نام نہيں دينا چاہيے.

حطاب رحمہ اللہ كا قول ہے:

" جب كوئی شخص چوتھی بيوی كو طلاق دے يا طلاق دے يا جنہيں جمع كرنا حرام ہے اس حالت ميں اسے نكاح كرنے سے منع كرنے كو عدت كا نام دينا مجازا ہے، اسے شرعی عدت كی حقيقت ميں داخل نہيں كرنا چاہيے " واللہ اعلم " انتہی

ديكھيں: مواھب الجليل (4 / 140).

اور الموسوعۃ الفقھيۃ ميں درج ہے:

" عدت كے عرصہ ميں آدمی كا انتظار كرنا:

فقھاء كرام كہتے ہيں كہ مرد پر عدت واجب نہيں ہے، كيونكہ بيوی سے عليحدگی كے فورا بعد بغير كسی انتظار كے اسے كسی دوسری عورت سے شادی كرنا جائز ہے، صرف يہ ہے كہ اگر اس ميں كوئی مانع ہو تو پھر وہ بيوی كی عدت ختم ہونے كا انتظار كريگا، مثلا اگر وہ اپنی بيوی كی پھوپھی يا خالہ يا بہن يا كسی اور عورت جس كے مابين جمع كرنا حرام ہے تو وہ انتظار كريگا، يا پھر چوتھی بيوی كو طلاق دے تو وہ چوتھی كی عدت ختم ہونے تك كسی دوسری

عورت سے شادی نہیں کر سکتا جب تك پہلی کی طلاق رجعی کی عدت ختم نہ ہو جائے، اس پر اتفاق ہے، اور احناف کے ہاں طلاق بائن کی عدت ختم ہونے تك بھی نہیں کر سکتا، لیکن جمہور کے ہاں اسے انتظار نہیں کرنا ہوگا، بلکہ وہ شادی کر سکتا ہے.

یہاں مرد کو شادی سے منع کرنے پر عدت کا اطلاق نہیں ہوگا کہ اسے عدت کا نام دیا جائے، نہ تو لغوی اعتبار سے اور نہ ہی اصطلاحی اعتبار سے اسے عدت کہا جا سکتا ہے، اگرچہ یہ عدت کے معنی پر محمول ہے.

نفراوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عدت کی حقیقت سے مراد عورت سے منع کرنا ہے، کیونکہ چوتھی کو طلاق دینے والے کو کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے سے روکنے کو عدت نہیں کہا جائیگا، نہ تو لغوی اعتبار سے اور نہ ہی شرعی طور پر؛ کیونکہ بہت ساری جگہوں پر وہ نکاح نہیں کر سکتا، مثلا احرام کی حالت میں اور اسی طرح بیماری میں اس لیے یہاں ہم اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ عدت گزار رہا ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (29 / 306).

واللہ اعلم .